ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ
وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾
وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ
الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا
هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾
مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ
لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا
كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ
اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ
اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ
مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ
لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ
اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾
فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ
يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا
وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ
عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ
اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ
اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا

ع ۹ ۱۶

Marfat.com

فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ كَيْفَ يَهْدِي
اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّ
جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٦﴾ اُولٰۗىِٕكَ
جَزَاۗؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٧﴾
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٨﴾
اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۣ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿٨٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ
تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الضَّاۗلُّوْنَ ﴿٩٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ
افْتَدٰى بِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٩١﴾ ع ۹ ۱۱ ۱۰

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ وَمَا
تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٩٢﴾

اے اہلِ کتاب تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو حالانکہ تورات اور انجیل ان کے بعد اتری ہیں (اور وہ پہلے ہو چکے) تو کیا تم عقل نہیں رکھتے۔ دیکھو ایسی بات میں تو تم نے جھگڑا کیا ہی تھا جس کا تمہیں کچھ علم تھا بھی مگر تم ایسی بات میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تم کو کچھ بھی علم نہیں اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ابراہیم نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ سب سے بے تعلق ہو کر خدا کے ہو رہے تھے اور اسی کے فرمانبردار تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ ابراہیم سے قرب رکھنے والے تو وہ لوگ ہیں جو ان کی پیروی کرتے ہیں اور یہ پیغمبر (آخر الزماں) اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور خدا مومنوں کا کارساز ہے (اے اہل اسلام) بعض اہلِ کتاب اس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ تم کو گمراہ کر دیں مگر یہ (تم کو کیا گمراہ کریں گے) اپنے آپ ہی کو گمراہ کر رہے ہیں اور نہیں جانتے۔ اہلِ کتاب تم خدا کی آیتوں سے کیوں انکار کرتے ہو اور تم تورات کو مانتے تو ہو، اے اہلِ کتاب تم سچ کو جھوٹ کے ساتھ خلط ملط کیوں کرتے ہو اور حق کو کیوں چھپاتے ہو اور تم جانتے بھی ہو۔

اور اہل کتاب ایک دوسرے سے کہتے ہو کہ جو کتاب مومنوں پر نازل ہوئی ہے اس پر دن کے شروع میں تو ایمان لے آیا اور اس کے آخر میں انکار کر دیا کرو تاکہ وہ (اسلام سے) برگشتہ ہو جائیں۔ اور اپنے دین کے پیرو کے سوا کسی اور پر بھروسہ نہ کرو (اے پیغمبر) کہہ دو کہ ہدایت تو خدا ہی کی ہدایت ہے (وہ یہ بھی کہتے ہیں) یہ بھی (نہ ماننا) کہ جو چیز تم کو ملی ہے ویسی کسی اور کو ملے گی یا وہ تمہیں خدا کے روبرو قائل معقول کر سکیں گے یہ بھی کہہ دو کہ بزرگی خدا ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور خدا کشائش والا اور علم والا ہے وہ اپنی رحمت سے جس کو چاہتا ہے خاص کر لیتا ہے اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے۔

اور اہل کتاب میں سے کوئی تو ایسا ہے کہ اگر تم اس کے پاس (روپوں) کا ڈھیر رکھ دو تو تم کو فوراً واپس دے دے اور کوئی اس طرح کا ہے کہ اگر اس کے پاس ایک دینار بھی امانت رکھو تو جب تک اس کے سر پہ ہر وقت کھڑے نہ رہو تمہیں دے ہی نہیں، یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ انہوں کے بارے میں ہم سے مواخذہ نہیں ہوگا۔ یہ خدا پر محض جھوٹ بولتے ہیں اور اس بات کو جانتے بھی ہیں۔ ہاں جو شخص اپنے اقرار کو پورا کرے اور خدا سے ڈرے تو خدا ڈرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

جو لوگ خدا کے اقراروں اور اپنی قسموں کو بیچ ڈالتے ہیں اور ان کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں، ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں، ان سے خدا نہ تو کلام کرے گا اور نہ قیامت کے روز ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا۔ اور ان اہل کتاب میں بعض ایسے ہیں کہ کتاب (تورات) کو زبان مروڑ مروڑ کر پڑھتے ہیں تاکہ تم سمجھو کہ جو کچھ وہ پڑھتے ہیں کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہوتا اور خدا پر جھوٹ بولتے ہیں اور یہ بات جانتے بھی ہیں

کسی آدمی کے شایان نہیں کہ خدا تو اسے کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ، بلکہ اس کو یہ کہنا سزاوار ہے کہ اے اہل کتاب تم علمائے ربانی ہو جاؤ کیونکہ تم کتاب خدا پڑھتے پڑھاتے رہتے ہو اور اس کو یہ بھی نہیں کہنا چاہیے کہ تم فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا بنا لو بھلا جب تم مسلمان ہو چکے تو کیا اسے زیبا ہے کہ تمہیں کافر ہونے کو کہے۔

اور جب خدا نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور دانائی عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمہیں ضرور اس پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہوگی اور عہد لینے کے بعد پوچھا کہ بھلا تم نے اقرار کیا اور اس اقرار پر میرا ذمہ لیا (یعنی مجھے ضامن ٹھہرایا) انہوں نے کہا (ہاں) ہم نے اقرار کیا (خدا نے فرمایا) کہ تم اس عہد و پیمان کے گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ تو جو اس کے بعد پھر جائیں وہ بدکردار ہیں۔

کیا یہ (کافر) خدا کے دین کے سوا کسی اور دین کے طالب ہیں حالانکہ سب اہل آسمان و زمین خوشی یا زبردستی سے خدا کے فرمانبردار ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ کہو کہ ہم خدا پر ایمان لائے اور جو کتاب ہم پر نازل ہوئی اور جو صحیفے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اترے اور جو کتابیں موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے انبیاء کو پروردگار کی طرف سے ملیں سب پر ایمان لائے ہم ان پیغمبروں

Marfat.com

میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اسی خدائے واحد کے فرمانبردار ہیں۔

اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔ خدا ایسے لوگوں کو کیوں کر ہدایت دے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے اور (پہلے) اس بات کی گواہی دے چکے کہ یہ پیغمبر برحق ہے اور ان کے پاس دلائل بھی آ گئے اور خدا بے انصافوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر خدا کی اور فرشتوں کی اور سب انسانوں کی لعنت ہو۔ ہمیشہ اس لعنت میں گرفتار رہیں گے ان سے نہ تو عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی، ہاں جنہوں نے اس کے بعد توبہ کر لی اور اپنی حالت درست کر لی تو خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ جو لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے پھر کفر میں بڑھتے گئے ایسوں کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی اور یہ لوگ گمراہ ہیں۔

جو لوگ کافر ہوئے اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے وہ اگر نجات حاصل کرنی چاہیں (اور) بدلے میں زمین بھر کر سونا دیں تو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا ان لوگوں کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا اور ان کی کوئی مدد نہیں کرے گا۔

مومنو جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمہیں عزیز ہیں (راہِ خدا میں) صرف نہ کرو گے کبھی نیکی حاصل نہ کر سکو گے اور جو چیز تم صرف کرو گے خدا اس کو جانتا ہے۔

خلاصۂ درس

سورت کا یہ حصہ بھی جماعتِ مسلمہ اور اہلِ کتاب کے درمیان برپا ہونے والے معرکۂ عقیدہ سے متعلق ہے۔ اس حصے میں بھی بتایا گیا ہے کہ اہلِ کتاب اسلام کی مخالفت میں کس قسم کے حیلے اور فریب اختیار کرتے تھے اور کیسے کیسے جال بچھاتے تھے۔ قرآن نے ان فریب کاریوں کا ذکر اس لیے کیا ہے تاکہ مومنین کو اصل حقیقت معلوم ہو جائے اور ان کے دشمنوں کے اخلاق و عادات و صفات کا مفصل مرقع ان کے سامنے آ جائے۔

حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں یہود و نصاریٰ کے موقف کے مضحکہ خیز ہونے کو بیان کیا جاتا ہے کہ یہود کہتے ہیں کہ ابراہیمؑ یہودی تھے اور نصاریٰ دعویٰ کرتے ہیں کہ ابراہیم نصرانی تھے حالانکہ ابراہیم یہودیت و نصرانیت کے وجود سے پہلے اور تورات اور انجیل کے نزول سے قبل گزرے ہیں۔ ان کے پاس ان کے اس دعوے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ اللہ کے دین، اسلام کے پیروکار تھے اس لیے یہود و نصاریٰ دونوں کے دعوے باطل ہیں۔

"ابراہیم سے قرب رکھنے والے تو وہ لوگ ہیں جو ان کی پیروی کرتے ہیں اور یہ پیغمبر (آخر الزماں) اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور خدا مومنوں کا کارساز ہے۔"

ان اہلِ کتاب کا اصل مقصد یہ ہے کہ یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح مسلمانوں کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کر دیں اور انہیں راہِ حق سے گمراہ کر دیں۔ ان گمراہ کرنے والوں کو ان الفاظ میں دھمکایا جاتا ہے۔

"اے اہل کتاب تم خدا کی آیتوں سے کیوں انکار کرتے ہو اور تم تورات کو مانتے ہو۔ اے اہل کتاب تم سچ کو جھوٹ کے ساتھ خلط ملط کیوں کرتے ہو اور حق کو کیوں چھپاتے ہو اور تم جانتے بھی ہو۔"

مومنوں کو خبردار کیا جاتا ہے کہ ان کے دشمن ان کے ساتھ کیسے کیسے مکر و فریب کرتے ہیں، یہاں تک کہ صبح کو اسلام لانے کا اعلان کرتے ہیں تو شام کو اسلام سے منحرف ہو جاتے ہیں، مقصد ان کا یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے غیر پختہ ایمان اصحاب کے دل میں یہ بات آئے کہ کوئی تو بات ہوگی جس کی بنا پر اہل کتاب مرتد ہوتے ہیں۔

"اور اہل کتاب ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ جو (کتاب) مومنوں پر نازل ہوئی ہے اس پر دن کے شروع میں تو ایمان لے آیا کرو اور اس کے آخر میں انکار کر دیا کرو تاکہ وہ (اسلام سے) برگشتہ ہو جائیں۔"

اہل کتاب کے مزاج اور ان کے اخلاق پر روشنی ڈالی جاتی ہے کہ وہ اپنی بدعہدی اور خیانت پر بھی اپنے مذہب سے دلیلیں پیش کرتے ہیں۔

"اور اہل کتاب میں سے کوئی تو ایسا ہے کہ اگر تم اس کے پاس (روپوں کا) ڈھیر امانت رکھ دو تو تم کو فوراً واپس دے دے اور کوئی اس طرح کا ہے کہ اگر اس کے پاس ایک دینار بھی امانت رکھو تو جب تک اس کے سر پر ہر وقت کھڑے نہ رہو تمہیں دے ہی نہیں، یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ امیوں کے بارے میں ہم سے مواخذہ نہیں ہوگا یہ خدا پر محض جھوٹ بولتے ہیں اور یہ اس بات کو جانتے بھی ہیں۔"

جبکہ اسلام کا اخلاقی نقطۂ نظر یہ ہے۔

"ہاں جو شخص اپنے اقرار کو پورا کرے اور خدا سے ڈرے تو خدا ڈرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ جو لوگ خدا کے اقراروں اور اپنی قسموں کو بیچ ڈالتے ہیں اور ان کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں، ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں، ان سے خدا نہ تو کلام کرے گا اور نہ قیامت کے روز ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا۔"

یہ اہل کتاب دین میں بھی جھوٹ بولتے ہیں اور اس لیے بولتے ہیں تاکہ انہیں ثمن قلیل حاصل ہو جائے۔

"اور ان اہل کتاب میں سے بعض ایسے ہیں کہ کتاب (تورات) کو زبان مروڑ مروڑ کر پڑھتے ہیں تاکہ تم سمجھو کہ جو کچھ وہ پڑھتے ہیں کتاب میں سے ہے، حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہوتا اور کہتے ہیں کہ وہ خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہیں ہوتا اور خدا پر جھوٹ بولتے ہیں اور یہ بات جانتے بھی ہیں۔"

اہل کتاب زبان کو بل دے کر جس بات کا دعویٰ کرتے تھے وہ الوہیت مسیح اور روح القدس کے دعویدار تھے، اللہ سبحانہ اس کی تردید فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مسیح اپنی کتاب میں یہ بات نہیں لے کر آئے۔

"کسی آدمی کو شایان نہیں کہ خدا تو اسے کتاب حکومت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ، بلکہ اس کو یہ کہنا سزاوار ہے کہ اے اہل کتاب تم علمائے ربانی ہو جاؤ کیونکہ تم کتاب خدا پڑھتے پڑھاتے رہتے ہو اور اس کو یہ بھی نہیں کہنا چاہیے کہ تم فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا بنالو۔ بھلا جب تم مسلمان ہو چکے تو کیا اسے زیبا ہے کہ تمہیں کافر ہونے کو کہے۔"

قافلۂ نبوت باہم مربوط ہے اور ہر آنے والا پچھلی نبوتوں کو تسلیم کرتا ہے اس لیے اہل کتاب پر بھی لازم ہے کہ وہ آخری

Marfat.com

رسول پر ایمان لائیں اور اس کی تائید و نصرت کریں۔

"اور جب خدا نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور دانائی عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمہیں ضرور اس پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہوگی اور عہد لینے کے بعد پوچھا کہ بھلا تم نے اقرار کیا اور اس اقرار پر میرا ذمہ لیا (یعنی مجھے ضامن ٹھہرایا) انہوں نے کہا (ہاں) ہم نے اقرار کیا، خدا نے فرمایا تم اس عہد و پیمان کے گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔"

جو کوئی اللہ کے دین کو چھوڑ کر کسی اور دین کو اختیار کرتا ہے وہ فی الحقیقت اس نظام کائنات سے خارج ہو جاتا ہے

"کیا یہ کافر خدا کے دین کے سوا کسی اور دین کے طالب ہیں حالانکہ سب اہل آسمان و زمین خوشی یا زبردستی سے خدا کے فرمانبردار ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی مومنین کو اعلان کر دینا چاہیے کہ خدائے واحد کے اس دین پر ایمان رکھتے ہیں جسے تمام رسول اور پیغمبر لے کر آئے اور اس دین کے سوا کوئی اور دین خدا کے ہاں مقبول نہیں ہے۔

"اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔"

جو لوگ اس دین پر ایمان نہ لائیں ان کی ہدایت اور عقاب الٰہی سے نجات کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اور اگر وہ روئے زمین کے برابر سونا بھی فدیے میں دیں تو انہیں نجات نہ ملے۔

اس مناسبت سے مسلمانوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنا بہترین مال راہ خدا میں خرچ کریں تاکہ ان کو آخرت میں اس کا ذخیرہ مل جائے۔

"جو منوجب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمہیں عزیز ہیں (راہ خدا میں) صرف نہ کرو گے کبھی نیکی حاصل نہ کر سکو گے اور جو چیز تم صرف کرو گے خدا اس کو جانتا ہے۔"

غرض سورت کے اس حصے میں بڑے اہم حقائق بیان کیے گئے ہیں اور دشمنان اسلام اور جماعت مسلمہ کے درمیان برپا ہونے والے معرکے کی بخوبی وضاحت ہوتی ہے۔ یہ معرکہ آج بھی اسی طرح باقی ہے اگرچہ ذرائع اور وسائل بدل گئے ہیں لیکن مقاصد ایک ہی ہیں۔

حضرت ابراہیم مسلم حنیف تھے

"اے اہل کتاب تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو، حالانکہ تورات اور انجیل ان کے بعد اتری ہیں اور وہ پہلے ہو چکے) تو کیا تم عقل نہیں رکھتے، دیکھو ایسی بات میں تم نے جھگڑا کیا ہی تھا، جس کا تمہیں کچھ علم تھا بھی مگر ایسی بات میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تم کو کچھ بھی علم نہیں اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

ابراہیم نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ سب سے بے تعلق ہو کر خدا کے ہو رہے تھے اور اسی کے فرمانبردار تھے اور مشرکوں میں نہ تھے، ابراہیم سے قرب رکھنے والے تو وہ لوگ ہیں جو ان کی پیروی کرتے ہیں اور پیغمبر (آخر الزماں) اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور خدا مومنوں کا کارساز ہے۔"

Marfat.com

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نجران کے نصاریٰ اور احبار یہود آپ کے پاس آئے اور آپس میں جھگڑنے لگے، احبار کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم یہودی تھے اور نصرانی کہتے تھے کہ ابراہیم نصرانی تھے۔ اس پر اللہ سبحانہٗ یہ آیت نازل فرمائی۔

مقصد ان نصرانیوں اور یہودیوں کا یہ تھا کہ حضرت ابراہیم نے تو دعا فرمائی تھی کہ نبوت، ہدایت اور فضل ان کے خاندان میں رہے، اس لحاظ سے نبی کریم کا دین ابراہیمی پر ہونے کا دعویٰ کیونکر درست ہو سکتا ہے اور مسلمان حنیفیت اولیٰ کے پیروکار کیسے ہو سکتے ہیں۔ اس اعتراض کے ذریعے وہ مسلمانوں میں تشکک و شبہات پھیلانا چاہتے تھے۔

اسی لیے اللہ سبحانہٗ نے تہدید آمیز انداز میں جواب دیا کہ تورات اور انجیل دونوں کتابیں حضرت ابراہیم کے بعد نازل ہوئی تھیں تو حضرت ابراہیم یہودی یا نصرانی کیوں کر ہو سکتے ہیں۔ یہ دعویٰ تو عقل کے خلاف ہے۔

"اے اہل کتاب تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو حالانکہ تورات اور انجیل ان کے بعد اتری ہیں تو کیا تم عقل نہیں رکھتے۔"

تمہارے تمام دعوے غلط ہیں اور کوئی بھی دعویٰ عقل و منطق کے تقاضوں پر پورا نہیں اترتا۔

"دیکھو ایسی بات میں تم نے جھگڑا کیا ہی تھا جس کا تمہیں علم تھا بھی مگر تم ایسی بات میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تم کو کچھ بھی علم نہیں اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

اہل کتاب پہلے ہی یہ حضرات عیسیٰ کے بارے میں نزاع کر چکے تھے، اور جب انہیں کتاب اللہ کی طرف بلایا گیا تو احکام شرعیہ میں نزاع کر چکے تھے تو ان امور کا انہیں قدرے علم تھا۔ مگر حضرت ابراہیم تو ان کی کتابوں اور ان کے مذہب کے وجود سے بھی پہلے گزرے ہیں ان کے پاس حضرت ابراہیم کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے پھر بھی ان کے بارے میں جھگڑتے ہیں اس لیے یہ اہل کتاب قطعاً قابل اعتماد نہیں ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں اصل حقیقت سے صرف اللہ سبحانہٗ ہی آشنا ہے اور اسے ہی علم ہے کہ جو دین اس نے حضرت ابراہیم پر نازل کیا تھا اس کی کیا حقیقت تھی۔

"ابراہیم نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ سب سے بے تعلق ہو کر خدا کے ہو رہے تھے اور اسی کے فرمانبردار تھے اور مشرکوں میں نہ تھے۔"

حضرت ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی، اور تورات و انجیل ان کے بعد نازل ہوئی تھیں۔ وہ صرف اسلام کے پیروکار تھے "اور مشرکوں میں نہ تھے۔"

حضرت ابراہیم کے بارے میں یہ کہنے سے کہ وہ مشرکوں میں نہ تھے تین امور کی جانب اشارہ ہے۔

اول تو یہ بتانا مقصود ہے کہ یہود و نصاریٰ اصل دین سے منحرف ہو کر جو عقائد اختیار کر چکے ہیں اس کے لحاظ سے وہ مشرک ہیں اور اسی لیے ابراہیم یہودی یا نصرانی نہ تھے بلکہ مسلم حنیف تھے۔

دوم یہ کہ اسلام اور شرک علیحدہ علیحدہ ہیں یہ کبھی آپس میں مل نہیں سکتے، اسلام توحید مطلق ہے جو کسی بھی رنگ شرک کے ساتھ نہیں مل سکتا۔

سوم، مشرکین قریش کا یہ دعویٰ بھی غلط ہے کہ وہ دین ابراہیم کے پابند ہیں اور مکہ میں حضرت ابراہیم کے بنائے ہوئے گھر کے متولی ہیں کیونکہ قریش تو مشرک ہیں مگر ابراہیم مسلم حنیف تھے اور مشرک نہ تھے۔

Marfat.com

جب حضرت ابراہیم مسلم حنیف تھے تو یہود و نصاریٰ اور مشرکین میں سے کسی کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ ان کی وراثت کا مدعی بنے، کیونکہ یہ سب لوگ ان کے عقیدے سے ہٹے ہوتے ہیں اور اسلام میں صرف عقیدہ ہی لوگوں کا جامع ہے۔ اسلام لوگوں کو نسب، خاندان، نسل اور وطنیت کی بنیادوں پر جمع نہیں کرتا بلکہ عقیدے کی بنیاد پر جمع کرتا ہے۔ اسی عقیدے کی بنیاد پر ایک مومن دوسرے مومن سے اور ایک جماعت مسلمہ دوسری جماعت مسلمہ سے اور ایک مسلم نسل دوسری مسلم نسل سے ملتی چلی جاتی ہے اور زمان و مکان کے فاصلے مٹ جاتے اور سب باہم دوست بن جاتے اور خدا ان سب کا دوست بن جاتا ہے۔

"ابراہیم سے قرب رکھنے والے تو وہ لوگ ہیں جو ان کی پیروی کرتے ہیں اور یہ پیغمبر (آخر الزماں) اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اور خدا مومنوں کا دوست ہے۔"

جن لوگوں نے حضرت ابراہیم کی ان کی زندگی میں اتباع کی اور ان کے طریقے پر چلے تو وہ ان کے رفقاء ہیں۔ پھر جو لوگ حضرت محمدؐ پر ایمان لاتے وہ بھی منہاج اور طریقے کی وحدت کی بنا پر اس قافلۂ ایمان میں شامل ہو کر ابراہیم کے رفقاء بن گئے۔

"اور خدا مومنوں کا کارساز ہے۔"

یہ سب اللہ کے بندے ہیں۔ یہ سب ایک خاندان اور ایک امت ہے اور زمان و مکان کے فاصلے ان کی جامعیت میں حائل نہیں ہیں۔ انسانی اجتماع کی یہی صورت ترقی یافتہ اور انسانیت کے شایان شان ہے اور یہی ایک ایسی صورت ہے جس میں کوئی قید نہیں ہے سوائے عقیدے کی قید کے جو اختیاری ہے۔ جو شخص جس وقت چاہے اس قید کو قبول کر سکتا ہے اور جب چاہے اس قید سے آزاد ہو سکتا ہے لیکن اگر انسانیت کا جامع نسل کو مانا جائے تو کوئی شخص اپنی نسل تبدیل نہیں کر سکتا۔ اگر جامع قوم کو قرار دیا جائے تو کوئی فرد اپنی قومیت نہیں بدل سکتا اور اگر جامع رنگ سمجھا جائے تو کوئی انسان اپنی رنگت تبدیل نہیں کر سکتا اور اگر زبان جامع ہو تو کوئی شخص بسہولت اپنی زبان نہیں بدل سکتا اور اگر جامع طبقہ ہو تو کوئی شخص بآسانی اپنا طبقہ تبدیل نہیں کر سکتا اور اگر طبقہ ہندوستان کی طرح موروثی ہو تو کسی حال بھی نہیں بدل سکتا۔ اس لیے یہ تمام جامعات انسانیت کے اجتماع میں خود ہی رکاوٹ ہیں اور ان میں سے کسی کی بھی بنیاد پر انسانیت مجتمع نہیں ہو سکتی۔ انسانیت اگر کسی چیز پر مجتمع ہو سکتی ہے تو وہ عقیدہ تصور اور فکر ہے جس میں ہر فرد کو آزادی ہے کہ وہ جب چاہے اس عقیدے کو اختیار کرے اور اس کے لیے اسے اپنی قوم، نسل، رنگ، وطن اور زبان اور طبقے کو تبدیل نہ کرنا پڑے۔ اور عقیدے پر انسانیت کا اجتماع انسانیت کی شرافت اور برتری کے بھی مناسبت ہے۔ انسان جانوروں کا گلہ نہیں ہے کہ اس کی حد بندی گھاس چارے اور چراگاہ پر ہو!۔

التباس حق بالباطل

جماعت مسلمہ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ اہل کتاب کا اس جدل و نزاع سے کیا مقصد ہے اور در پردہ ان کی تدبیریں اور مکر و فریب کے کیا مقاصد ہیں۔

"(اے اہل اسلام) بعض اہل کتاب اس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ تم کو گمراہ کر دیں مگر (یہ تم کو کیا گمراہ کریں گے) اپنے آپ ہی کو گمراہ کر رہے ہیں اور نہیں جانتے، اہل کتاب تم خدا کی آیتوں سے کیوں انکار کرتے ہو اور تم تورات کو مانتے تو ہو، اے اہل کتاب تم سچ کو جھوٹ کے ساتھ خلط ملط کیوں کرتے ہو اور

Marfat.com

حق کو کیوں چھپاتے ہو اور تم جانتے بھی ہو اور اہل کتاب ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ جو کتاب مومنوں پر نازل ہوئی ہے اس پر دن کے شروع میں تو ایمان لے آیا کرو اور اس کے آخر میں انکار کر دیا کرو تاکہ وہ (اسلام سے) برگشتہ ہو جائیں، اور اپنے دین کے پیرو کے سوا کسی اور کی بات نہ مانو، اے پیغمبر کہہ دو کہ ہدایت تو خدا ہی کی ہدایت ہے (وہ یہ بھی کہتے ہیں) یہ بھی (نہ مانو) کہ جو چیز تم کو ملی ہے ویسی کسی اور کو ملے گی یا وہ تمہیں خدا کے روبرو قائل محکوم کر سکیں گے۔ یہ بھی کہہ دو کہ بزرگی خدا ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور خدا کشائش والا اور علم والا ہے وہ اپنی رحمت سے جس کو چاہتا ہے خاص کر لیتا ہے اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے۔"

اہل کتاب کی ناراضگی عقیدے کی ناراضگی تھی وہ نہیں چاہتے تھے کہ مسلمان ہدایت پائیں اور قوت و ثوق اور یقین کے ساتھ اس عقیدے کے زیر سایہ آجائیں اس لیے وہ اس امت کو راہ حق سے ہٹانے کے لیے اپنی تمام کوششیں صرف کیا کرتے تھے۔

"بعض اہل کتاب اس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ تم کو گمراہ کر دیں۔"

ہدایت یافتہ لوگوں کو گمراہ کرنے کی خواہش رکھنا خود گمراہی ہے۔

"مگر اپنے آپ ہی کو گمراہ کر رہے ہیں اور نہیں جانتے۔"

مسلمان جب تک اسلام پر مضبوطی سے قائم رہیں انہیں ان مکر و فریب سے کوئی خطرہ نہیں ہے کیونکہ اللہ سبحانہ خود اپنے مومن بندوں کی حفاظت کرنے والا ہے۔

"اہل کتاب تم خدا کی آیتوں سے کیوں انکار کرتے ہو اور تم تورات کو مانتے تو ہو، اے اہل کتاب تم سچ کو جھوٹ کے ساتھ خلط ملط کیوں کرتے ہو اور حق کو کیوں چھپاتے ہو اور تم جانتے بھی ہو۔"

اہل کتاب ہمیشہ حق کو کھلم کھلا اپنے سامنے واضح دیکھتے رہے ہیں مگر اس کے باوجود وہ کفر کرتے رہے اس لیے نہیں کہ دلیل نہیں تھی بلکہ اپنی مصلحتوں، خواہشوں اور مومنوں کو گمراہ کرنے کے لیے وہ اس روش پر گامزن رہے ہیں اور قرآن انہیں پکارتا ہے، اے اہل کتاب۔ کیونکہ اہل کتاب ہونا ان کی ایسی صفت ہے جس کا تقاضا ہی یہ ہے کہ وہ اللہ سبحانہ کی نازل کردہ نئی آیات کو تسلیم کر لیں اور ایمان لے آئیں۔

قرآن کریم نے اہل کتاب کو متنبہ کیا کہ وہ جان بوجھ کر اور عمداً حق کو چھپانے کے لیے حق و باطل کو خلط ملط نہ کریں مگر اہل کتاب نے اس روش کو کبھی ترک نہ کیا بلکہ بالکل آغاز ہی میں یہود اس روش پر چل نکلے اور پھر صلیبیوں نے بھی انہی کی اتباع کی۔ گزشتہ صدیوں میں اہل کتاب نے ثقافت اسلامیہ میں پیہم آمیزشیں کرتے رہے اور حق و باطل کو خلط ملط کرتے رہے سوائے اس کتاب عظیم کے کہ جس پر ان کا کوئی بس نہ چل سکا!

انہوں نے اسلامی تاریخ و واقعات اور شخصیات میں آمیزشیں کیں حتیٰ کہ حدیث نبوی پر بھی انہوں نے دست درازی کی مگر اللہ سبحانہ نے ایسے رجال حدیث پیدا کیے جنہوں نے تمام ذخیرہ حدیث کو منقطع کر دیا۔ آج بھی مستشرقین اسلامی ملکوں کی فکری قیادت کر رہے ہیں اور صلیبیت اور صہیونیت نے اپنی دسیسہ کاریوں سے ایسی شخصیات کو مسلمانوں کا ہیرو بنایا ہوا ہے جو درپردہ انہی کے مقاصد پورے کر رہے ہیں ان تمام فتنوں اور ریشہ دوانیوں کا آج بھی وہی ایک حل ہے کہ مسلمان کتاب خدا کے زیر سایہ اور قرآن کی زیر حفاظت آجائیں۔

اہل کتاب کی ریشہ دوانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ ان کی ایک جماعت مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے دوسری جماعت سے کہتی ہے۔

"جو کتاب مومنوں پر نازل ہوئی ہے اس پر دن کے شروع میں تو ایمان لے آیا کرو اور اس کے آخر میں انکار کر دیا کرو تاکہ وہ (اسلام سے) برگشتہ ہو جائیں۔"

اہل کتاب کا یہ بہت بڑا مکر انہ حربہ تھا کیونکہ اس طرح ان عرب امیوں کے دل میں جو اہل کتاب کو مذاہب سے آشنا سمجھتے تھے۔ یہ خیال ہوتا تھا کہ ان اہل کتاب نے اس دین میں کوئی کمزوری اور نقص دیکھا ہوگا جبھی تو وہ دوبارہ مرتد ہو گئے۔

اہل کتاب کے پاس آج اسلامی دنیا میں ان کے مقاصد پورے کرنے کے لیے اساتذہ، اور محققین کا ایک لشکر اور شعراء فنکاروں اور صحافیوں کی ایک پوری فوج موجود ہے جن کے نام تو اسلامی ہیں مگر انہیں اسلام سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں ہے یہ سب لوگ عقیدے اور شریعت کی اساسیات پر تیشہ چلانے میں ہمہ تن مصروف ہیں، اس کی رجعیت کا پیہم پروپیگنڈہ کر رہے ہیں اور ایسے نئے نئے تصورات کی اشاعت میں پوری تندہی سے مصروف ہیں جن سے عقیدۂ اسلامی کی بیخ کنی ہو سکے، اخلاق پامال ہو سکے اور تاریخ کا چہرہ مسخ کیا جا سکے۔ ان کارناموں کے باوجود بھی یہ سب مسلمان ہیں۔ یہ صبح کو اپنے اسلام کا اعلان کرتے ہیں اور شام کو دن بھر کے کارناموں سے اس کا انکار کر دیتے ہیں۔ گویا بعینہٖ وہی اہل کتاب کا قدیم کردار ادا کر رہے ہیں ہر چند کہ اس کی صورتیں مختلف ہیں۔

اہل کتاب آپس میں کہا کرتے تھے۔ صبح کو اسلام لے آؤ اور شام کو مرتد ہو جاؤ ہو سکتا ہے اس طرح مسلمان اپنے دین سے منحرف ہو جائیں اور اپنے اہل مذہب کے علاوہ کسی پر اس معاملے میں بھروسہ نہ کرو۔

"اور اپنے دین کے پیروکار کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کرو۔"

آج بھی تمام صلیبی اور صہیونی کارکن اس امر پر متفق ہیں کہ درون خانہ اس دین اسلام کو مٹانے کی سازشیں کرتے رہو اور اس سلسلے میں "اپنے دین کے پیروکار کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کرو۔"

اس مقام پر نبی کریم کو بتایا جاتا ہے کہ آپ یہ اعلان کر دیجئے کہ ہدایت صرف اللہ کی ہدایت ہے اور اس کے بتائے ہوئے منہاج اور طریقے پر چل کر میسر آ سکتی ہے۔

"اے پیغمبر کہہ دو کہ ہدایت تو خدا ہی کی ہدایت ہے۔"

مسلمانوں کو متنبہ کر دیا گیا کہ ان اہل کتاب کے مکر و فریب سے ہوشیار رہیں کیونکہ ہدایت تو خدا ہی کی ہدایت ہے اور اس کے سوا ہر بات کفر اور گمراہی ہے۔

اس کے بعد ان کی سازش کے بقیہ حصے کو بیان کیا جاتا ہے۔

"یہ بھی نہ ماننا کہ جو چیز تم کو ملی ہے ویسی کسی اور کو ملے گی یا وہ تمہیں خدا کے روبرو قائل معقول کر سکیں گے۔"

اہل کتاب کو یہ بھی حسد ہے کہ اللہ سبحانہ، ان کے سوا کسی اور کو نبوت اور کتاب دے دے اور یہ خوف ہے کہ مسلمان ان کے مکر کو نہ سمجھ جائیں اور روز قیامت ان کے مکر کو بطور دلیل پیش کریں۔ گویا اللہ سبحانہ، کو اس وقت تک علم ہی نہیں ہوگا جب تک مسلمان اپنی زبان سے اس بات کو بیان نہ کریں گے۔ ظاہر ہے یہ بات وہی لوگ کہہ سکتے ہیں جن کا اللہ کی ذات و صفات کے بارے میں تصور درست نہ ہو، جو رسالت و نبوت کے مزاج سے ناآشنا ہوں اور ایمان و عقیدے کے فرائض اور ذمہ داریوں سے ناواقف ہوں!

Marfat.com

اس کے بعد نبی کریم اور جماعت مسلمہ کو اللہ کے فضل کی حقیقت بتائی جاتی ہے۔

"یہ بھی کہہ دو کہ بزرگی اسی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور خدا کشائش والا اور علم والا ہے۔"

جب اہل کتاب نے اپنے عہد کو توڑ دیا۔ حق کو پہچانتے ہوئے اسے باطل سے ملتبس کرنے لگے۔ اللہ کی امانت سے دستبردار ہو گئے۔ اس کی کتاب کو اپنی زندگیوں میں فیصل سمجھنا چھوڑ دیا اور انسانی زندگی میں اللہ کے منہاج، اس کی کتاب اور اس کے مومن بندوں کا چرچا نہیں رہا تو اللہ سبحانہ نے اپنے خاص فضل سے اپنی امانت امت مسلمہ کے سپرد فرمادی اور اللہ بڑے وسیع علم والا ہے، جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے نوازتا ہے۔ ظاہر ہے انسانیت کے لیے ہدایت سے بڑھ کر کوئی فضل نہیں، رسالت سے بڑھ کر کوئی خیر نہیں اور رسول سے بڑھ کر کوئی رحمت نہیں ہے۔

صحیح اخلاقی قدریں

اس کے بعد پھر از سر نو اہل کتاب کی حالت بیان ہوتی ہے۔ ان کے ملی نقائص اور قومی مصائب کا بیان ہوتا ہے اور مسلمانوں کے سامنے صحیح اخلاقی قدریں رکھی جاتی ہیں۔

"اور اہل کتاب میں سے کوئی تو ایسا ہے کہ اگر تم اس کے پاس روپوں کا ڈھیر امانت رکھ دو تو تم کو فوراً واپس دے دے اور کوئی اس طرح کا ہے کہ اگر اس کے پاس ایک دینار بھی امانت رکھو تو جب تک ہر وقت اس کے سر پر کھڑے نہ رہو تمہیں دے ہی نہیں یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ اُمّیوں کے بارے میں ہم سے مواخذہ نہیں ہوگا۔ یہ خدا پر محض جھوٹ بولتے ہیں اور اس بات کو جانتے بھی ہیں، ہاں جو شخص اپنے اقرار کو پورا کرے اور خدا سے ڈرے تو خدا ڈرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

جو لوگ خدا کے اقراروں اور اپنی قسموں کو بیچ ڈالتے ہیں اور ان کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں۔ ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ان سے خدا نہ تو کلام کرے گا اور نہ قیامت کے روز ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا۔"

جو اہل کتاب اسلام اور مسلمانوں کے دشمن تھے اور ہر وقت دین اسلام کی بیخ کنی میں لگے رہتے تھے۔ ان کے اس سارے مکر اور سیہ کاریوں سے ان کے درمیان موجود اصل اور حقیقی مومنوں کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی، کیونکہ ان اہل کتاب میں ایسے ایماندار لوگ بھی موجود تھے کہ وہ کسی کا ذرا سا حق نہ ماریں۔

"اور اہل کتاب میں سے کوئی تو ایسا ہے کہ اگر تم اس کے پاس (روپوں) کا ڈھیر امانت رکھ دو تو تم کو فوراً واپس دے دے"۔

اور ایسے خائن اور بدعہد بھی ہیں کہ کسی کا چھوٹے سے چھوٹا حق بھی اسے نہ دیں بلکہ اس بدعہدی اور بددیانتی کی تاویلیں کریں اور حیلے تراشیں۔

"اور کوئی اس طرح کا ہے کہ اگر اس کے پاس ایک دینار بھی امانت رکھو تو جب تک ہر وقت اس کے سر پر کھڑے نہ رہو تمہیں دے ہی نہیں یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ اُمّیوں کے بارے میں ہم سے مواخذہ نہیں ہوگا، یہ خدا پر محض جھوٹ بولتے ہیں اور اس بات کو جانتے بھی ہیں۔"

یہودیوں کے یہاں اخلاق کے متعارف پیمانے ہیں وہ غیر یہودیوں کو اُمّیین کہتے ہیں اور اُمّیوں کا مال کھانے، انہیں دھوکہ دینے اور ہر قسم کی بُرائی کرنے میں ان کے نزدیک کوئی حرج نہیں ہے، پھر اس بات کو جھوٹ سمجھتے ہوتے بھی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کا خدا اور ان کا مذہب انہیں ان باتوں کا حکم دیتا ہے، حالانکہ اللہ تو بُرائی کا حکم نہیں دیتا۔

"یہ خدا پر محض جھوٹ بولتے ہیں اور اس بات کو جانتے بھی ہیں۔"

درحقیقت انسانیت کے لیے اللہ سبحانہٗ کا مقرر کردہ ضابطۂ اخلاق تو یہ ہے

"ہاں جو شخص اپنے اقرار کو پورا کرے اور خدا سے ڈرے تو خدا ڈرنے والوں کو دوست رکھتا ہے جو لوگ خدا کے اقراروں اور اپنی قسموں کو بیچ ڈالتے ہیں اور ان کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں۔ ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ان سے خدا نہ تو کلام کرے گا اور نہ قیامت کے روز ان کی طرف دیکھے گا، اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو دُکھ دینے والا عذاب ہوگا۔"

تمام انسانیت کے لیے ایک ہی قاعدہ ہے کہ جو شخص اللہ سبحانہٗ کے عہد کو پورا کرے اور اس کا تقویٰ اختیار کرے، اس کو خدا محبوب رکھتا اور اس پر انعام کرتا ہے اور جو اس عہد اور ایمان کے بدلے دُنیا کا سودا کرے تو اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے بلکہ دردناک عذاب ہے۔

اس مقام پر وفاءِ عہد کو تقویٰ کے ساتھ مربوط کر دیا گیا جس سے معلوم ہوا کہ معاملے میں دوست اور دشمن کا کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ یہ معاملہ درحقیقت اللہ سبحانہٗ کے ساتھ ہے۔

اسلام کے منظریۂ اخلاق و معاملات کی اساس ہی یہی ہے کہ انسان کا ہر معاملہ اوّلاً اللہ سبحانہٗ کے ساتھ ہے جس میں اللہ کی رضا اور اس کی ناراضگی کا مدّنظر رکھنا ضروری ہے۔ اسلام میں اخلاق کا محرک ذاتی مفاد، سماجی رواج اور حالات کے تقاضے نہیں ہیں، کیونکہ سماج گمراہ بھی ہو جاتا ہے اور اس میں غلط پیمانے رواج پا جاتے ہیں اس لیے اسلام میں فرد اور جماعت کے لیے ایک مقررہ اصول و ضابطہ ہے۔ وہ یہ کہ جن اُمور سے وہ راضی ہو وہی درست ہیں۔ اس طرح گویا اسلام نے انسانیت کو مادی دُنیا سے نکال کر اس کی قدروں اور ضابطوں کو افقِ اعلیٰ سے مربوط کر دیا، اس لیے جو لوگ امانت میں خیانت کرتے وہ دراصل اللہ کے عہد کے بدلے ثمنِ قلیل لے لیتے ہیں اور ان کا تعلق انسانوں سے پہلے اللہ سے ہوتا ہے۔ اب اگر وہ اللہ کے عہد کو توڑ کر دُنیاوی مفادات حاصل کرتے ہیں تو آخرت میں ان کا کوئی حصہ باقی نہیں رہتا۔

اللہ سبحانہٗ کی عدم رعایت اور ان کے نظر انداز کر دینے کو ایک مرقع کی شکل میں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ سبحانہٗ نہ تو ان سے کلام کریں گے نہ ان کی طرف دیکھیں گے اور نہ انہیں پاک کریں گے تاکہ انسانی وجدان پر یہ تعبیر اپنے گہرے اثرات مرتب کرے۔

عُلمائے اہلِ کتاب کی غلط روش

اس کے بعد پھر اہلِ کتاب میں سے گمراہ لوگوں کا ذکر ہوتا ہے جو خود کتاب اللہ کو گمراہی کا ذریعہ بناتے تھے۔ کتاب کے بعض مقامات کو زبان توڑ مروڑ کر پڑھتے اور اپنے مخصوص مفادات کے لیے کتاب اللہ کی نصوص میں تاویلیں کرتے تاکہ اس سے دنیاوی مفادات حاصل کر سکیں۔ کتاب اللہ کی تحریف کر کے حضرت عیسیٰ کے بارے میں کلیسا اور حکمرانوں کی مرضی کے مطابق اعتقاد تیار کر دیا تھا۔

Marfat.com

"اور ان اہل کتاب میں سے بعض ایسے ہیں کہ کتاب (تورات) کو توڑ مروڑ کر پڑھتے ہیں تاکہ تم سمجھو کہ جو کچھ وہ پڑھتے ہیں کتاب میں سے ہے، حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہوتا اور خدا پر جھوٹ بولتے ہیں اور یہ جانتے بھی ہیں۔

کسی آدمی کو شایان نہیں کہ خدا تو اسے کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ، بلکہ اس کو یہ کہنا سزاوار ہے کہ اے اہل کتاب تم علمائے ربانی ہو جاؤ کیونکہ تم کتاب خدا پڑھتے پڑھاتے رہتے ہو اور اس کو یہ بھی نہیں کہنا چاہیے کہ تم فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا بنالو بھلا جب تم مسلمان ہو چکے تو کیا اسے زیبا ہے کہ تمہیں کافر ہونے کو کہے۔"

اہل مذہب فساد کی روش پر گامزن ہو کر حقائق کو مسخ کیا کرتے ہیں جس کا قرآن نے اہل کتاب کے بارے میں ذکر کیا اور جو اب ہم اپنے زمانے میں بھی دیکھ رہے ہیں۔ آج ہمارے علماء بھی پہلے سے طے شدہ رواجی باتوں کی تائید کے لیے نصوص میں تاویل کرتے اور انہیں توڑ مروڑ کر پڑھتے ہیں، حالانکہ جن رواجی امور کو یا فرقہ وارانہ معتقدات کو وہ ثابت کرنا چاہتے ہیں ان کا قرآن سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا، یہ دین فروش لوگ جہاں کوئی مفاد دیکھتے ہیں وہاں آیتوں کو اپنی خواہشوں کے مطابق معنی پہنا دیتے ہیں اور یہ اپنے مطلوبہ معنی پہنانے کے لیے دور از کار تاویلیں کرتے اور الفاظ کو اپنی جگہ سے بدل دیتے ہیں، پھر کہتے ہیں کہ یہ حکم الٰہی ہے حالانکہ وہ حکم الٰہی نہیں ہوتا بلکہ وہ خدا کے بارے میں عمداً جھوٹ بولتے ہیں۔

اس بیماری میں ہر وہ امت مبتلا ہوتی ہے جس کے اہل دین اپنی قوم کو مذہبی مسائل میں رخصتیں اور حیلے تلاش کر کے دینے لگیں اور ان کی جسارت یہاں تک بڑھ جائے کہ وہ خدا کے بندوں کو خوش کرنے کے لیے خدا پر جھوٹ بولنے لگیں گویا اس مقام پر اللہ سبحانہ امت مسلمہ کو اس خطرناک مرض پر متنبہ کر رہے ہیں جس میں مبتلا ہو کر بنی اسرائیل اپنا منصب امامت کھو بیٹھے۔

بنی اسرائیل کتاب الٰہی میں سے ذو معنی آیات کی تاویلیں کر کے عوام کو یہ فریب دیتے تھے کہ ان کے قیاسات فرمان الٰہی ہیں، اس سے ان کا مقصد یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ اور "روح القدس" کی الوہیت کو ثابت کریں اور یہ بتائیں کہ باپ، بیٹا اور روح القدس تینوں اقانیم مل کر ایک خدا ہیں بلکہ وہ حضرت عیسیٰ کی جانب سے بھی ایسے کلمات سناتے ان کو دعویٰ الوہیت ثابت ہو اسی لیے فرمایا۔

"کسی آدمی کو شایان نہیں کہ خدا تو اسے کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ، بلکہ اس کو یہ کہنا سزاوار ہے کہ اے اہل کتاب تم علمائے ربانی ہو جاؤ، کیونکہ تم کتاب خدا پڑھتے پڑھاتے رہتے ہو اور اس کو یہ بھی نہیں کہنا چاہیے کہ تم فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا بنالو، بھلا تم مسلمان ہو چکے تو کیا اسے زیبا ہے کہ تمہیں کافر ہونے کو کہے۔"

ہر نبی کا یہ ایمان ہوتا ہے کہ وہ بھی خدا کا بندہ ہے اور تمام انسان بھی اسی کے بندے ہیں تو وہ کیونکر اپنی الوہیت کا دعویدار ہو سکتا ہے اور کس طرح لوگوں سے کہہ سکتا ہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ، وہ تو یہ کہتا ہے کہ خالصتاً اپنے رب کے ہو رہو، اسی کی عبادت کرو اور اسی کے بندے بن جاؤ اور تمہارے کتاب کے علم حاصل کرنے اور اسے پڑھنے کا بھی تقاضا یہی ہے کہ تم صرف اسی کے ہو رہو۔

کوئی بھی نبی لوگوں کو یہ حکم نہیں دے سکتا کہ وہ فرشتوں اور نبیوں کو خدا بنالیں۔ نبی کا یہ مقام نہیں ہے کہ وہ لوگوں کو کفر کی تلقین کرے بلکہ اس کا کام ہے کہ لوگوں کو ایمان کی نصیحت کرے، اس کا منصب یہ نہیں ہے کہ وہ لوگوں کو گمراہ کرے بلکہ اس کا

منصب یہ ہے کہ لوگوں کو ہدایت کے راستے کی جانب رہنمائی کرے اور انہیں اسلام کے طریقے پر چلائے۔

اس لیے حضرت عیسیٰ کی جانب اہل کتاب جو باتیں منسوب کرتے ہیں وہ جھوٹ اور بہتان ہیں اور ان کا یہ دعویٰ کہ یہ سب باتیں اللہ نے بتائی ہیں یہ بھی جھوٹ اور بہتان ہے۔ اس بیان سے اہل کتاب کی حقیقت واضح کر دی گئی اور بتا دیا گیا کہ وہ مسلمانوں میں شکوک و شبہات پھیلاتے ہیں حالانکہ ان کی اپنی حقیقت یہ ہے۔

قافلۂ نبوت

تمام قافلۂ نبوت ایک ہی ہے اور آخری نبی سے انکار گویا تمام نبیوں سے انکار اور اللہ کے عہد اور ناموس کائنات کا انکار ہے

"اور جب خدا نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور دانائی عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمہیں ضرور اس پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہوگی اور عہد لینے کے بعد پوچھا کہ بھلا تم نے اقرار کیا اور اس اقرار پر میرا ذمہ لیا (یعنی مجھے ضامن ٹھہرایا) انہوں نے کہا (ہاں) ہم نے اقرار کیا (خدا نے فرمایا) کہ تم اس عہد و پیمان کے گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں تو جو اس کے بعد پھر جائیں وہ بدکردار ہیں۔ کیا یہ کافر خدا کے دین کے سوا کسی اور دین کے طالب ہیں حالانکہ سب اہل آسمان و زمین خوشی یا زبردستی سے خدا کے فرمانبردار ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں"

اللہ سبحانہ نے اپنے ہر رسول سے یہ عہد لیا کہ ایک رسول کے بعد جو بھی رسول کتاب حکمت لے کر آئے گا اس کی نبوت میں پہلی رسالت کی تصدیق ہوگی اور وہ پہلے نبی پر ایمان لائے گا، اس کی مدد کرے گا اور اس کی اتباع کرے گا۔

"بھلا تم نے اقرار کیا اور اس اقرار پر میرا ذمہ لیا"

"انہوں نے کہا ہم نے اقرار کیا۔"

"کہا، تم اس عہد و پیمان کے گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔"

اس تمام منظر میں تمام قافلۂ نبوت متصل بتایا گیا ہے۔ تمام الٰہی ہدایت کے سننے کے لیے کھڑے ہیں اور اس حقیقت کو اخذ کر رہے ہیں جس پر اللہ سبحانہ انسانی زندگی کا قیام چاہتا ہے۔ اس تمام قافلۂ نبوت میں کوئی تعدد نہیں، تعارض نہیں اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے اس ذمہ داری کے لیے منتخب کر لیتا ہے اس میں کسی شخص کی ذاتی خواہش اور شخصی صلاحیت کو دخل نہیں ہوتا بلکہ تمام تر اللہ سبحانہ کے انتخاب، اصطفا اور اجتباء پر موقوف ہے۔ اللہ سبحانہ ہی کے حکم سے اور ان کی منشا کے مطابق کاروان دعوت آگے بڑھتا ہے۔ اس میں نبی کی قوم، قبیلے اور نبی کی ذات کی عصبیت کا کوئی دخل نہیں بلکہ سارا کا سارا معاملہ اللہ سبحانہ کے حکم پر موقوف ہے۔

اس حقیقت سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب جو نبی آخر الزماں کی تائید و نصرت سے پہلو تہی کرتے تھے اس کا ان کے دین سے کوئی تعلق نہ تھا بلکہ ان کے دین کا تقاضا تو یہ تھا کہ وہ رسول آخر کی نصرت و مدد کریں اور ان پر ایمان لائیں۔ اس لیے آپؐ کی تعلیمات سے گریز و اعراض کرنے والے یہ اہل کتاب درحقیقت اپنے دین سے بھی منحرف ہیں بلکہ تمام نظام کائنات سے منحرف ہیں کیونکہ نظام کائنات تمام کا تمام حکم الٰہی کے تابع ہے۔

"تو جو اس کے بعد پھر جائیں وہ بدکردار ہیں، کیا یہ کافر خدا کے دین کے سوا کسی اور دین کے طالب ہیں

Marfat.com

حالانکہ سب اہل آسمان وزمین خوشی یا زبردستی سے خدا کے فرمانبردار ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔"

اللہ کے رسول کی اتباع سے کوئی بدکار ہی گریز کر سکتا ہے اور اللہ کے دین سے کوئی کج رو ہی اعراض کر سکتا ہے۔ اللہ کا دین ایک ہے جسے تمام رسول اور پیغمبر لے کر آئے اور جس پر تمام رسولوں سے عہد لیا گیا۔ اس عہد کی پاسداری یہی ہے کہ آخری دین پر ایمان لایا جائے، اور اس کی مدد و نصرت کی جائے اور جو شخص اس عہد سے گریزاں ہو وہ اس عہد کو توڑنے والا ہے۔

اسلام، جو روئے زمین پر منہاج الٰہی برپا کرکے وجود میں آتا ہے۔ یہی اس کائنات کا ناموس ہے اور کائنات کے ہر وجود کا مذہب ہے، کیونکہ کائنات کی تمام اشیاء اسی کے حکم کے تابع ہیں اور سب اسی کی طرف لوٹ کر جانے والی ہیں۔ اس لیے اگر انسان راحتِ دل واطمینان قلب چاہتا ہے تو اس کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے کہ وہ اس منہاج الٰہی کی اتباع کرے جو خود اس کی ذات میں اور ساری کائنات میں کارفرما ہے تاکہ وہ نظام کائنات سے ہم آہنگ ہو جائے اور اپنے عمل اور سرگرمی میں پورے کائنات سے تعاون حاصل کرے کیونکہ اگر کائنات اس سے متصادم ہوگی تو نہ صرف یہ کہ وہ منصب خلافت کو سرانجام نہیں دے سکے گا بلکہ اس تصادم میں اس کا اپنا وجود مٹ جائے گا اور جب انسان کائنات سے ہم آہنگ ہو جائے تو کائنات کی تمام اشیاء پر حکمرانی کرے گا اور ان سے پورا پورا فائدہ اٹھائے گا اور ان کے اسرار سے آشنا ہو کر سعادت وطمانیت حاصل کرے گا۔

انسانی فطرت کائنات سے ہم آہنگ ہے اور اپنے رب کے سامنے اسی طرح سرنگوں ہے جس طرح کائنات کی ہر شے اپنے رب کے سامنے سرنگوں ہے۔ اس لیے انسان جب نظام کائنات سے انحراف کرتا ہے تو نہ صرف کائنات سے متصادم ہوتا ہے بلکہ اس کو اپنی فطرت کے خلاف بھی نبرد آزما ہونا پڑتا ہے اور اس کی زندگی قلق واضطراب کا شکار ہو جاتی ہے جیسا کہ آج انسانیت تمام سائنسی ترقیات اور مادی تسہیلات کے باوجود بے چینی و بے قراری میں مبتلا ہے۔

آج انسانیت روحانی کھوکھلے پن کا شکار ہے کیونکہ اس کی زندگی اس منہاج الٰہی سے خالی ہے جو پوری کائنات میں کارفرما ہے۔ یہ تمام حیرت و پریشانی اور قلق واضطراب اسی روحانی کھوکھلے پن کے مظاہر ہیں جس سے فرار کے لیے نشہ آور اشیاء احمقانہ حرکتوں اور عجیب وغریب لباس کا سہارا لیا جاتا ہے۔ یہ کھوکھلا پن مادی آسائشوں سے دور نہیں ہو سکتا۔ بلکہ جس قدر مادیت کو فروغ ہوتا جائے گا اتنا ہی اس کھوکھلے پن میں اضافہ ہوتا جائے گا یہاں تک کہ انسان عذاب الیم میں مبتلا ہو جائے گا!

ترقی یافتہ ممالک میں حالت یہ ہے کہ لوگ فرار حاصل کر رہے ہیں اور مادی آسائشوں کی فراوانی نے ان میں اعصابی اور نفسیاتی مرض بکثرت پیدا کر دیے ہیں۔ کیونکہ ان کی زندگی میں کوئی حقیقی مقصد موجود نہیں ہے، ان کے پاس وہ نظام الٰہی موجود نہیں جو ان کے اور کائنات کے درمیان ہم آہنگی پیدا کر دے۔

اسلام کا حقیقی مفہوم

اُمت مسلمہ ہی اس حقیقت کی پاسبان ہے جس حقیقت کا اللہ نے اپنے رسولوں سے عہد لیا تھا، اس لیے انہی کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس حقیقت کا اعلان کریں۔ تمام رسالتوں پر ایمان لائیں اور اللہ کے دین کی اصل روح کو سمجھیں۔

Marfat.com

"کہو کہ ہم خدا پر ایمان لائے اور جو کتاب ہم پر نازل ہوئی اور جو صحیفے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اترے اور جو کتابیں موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے انبیاؑ کو پروردگار کی طرف سے ملیں سب پر ایمان لائے ہم ان پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اسی خدائے واحد کے فرمانبردار ہیں۔

اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔"

غرض اسلام تمام رسالتوں کو شامل اور توحید دین الٰہی پر مشتمل ہے۔ اسلام کے معنی خضوع، اطاعت اور اتباع منہاج کے ہیں۔ کائنات کا اسلام بھی یہی ہے کہ کائنات کی ہر شے اس کے حکم کی تابع ہے۔ اسلام کوئی کلمہ نہیں ہے۔ جسے زبان سے ادا کر دیا جائے اور قلب سے اس کی تصدیق کر دی جائے مگر عملی زندگی میں منہاج الٰہی برپا نہ ہو۔

"اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔"

تمام کائنات نظام الٰہی کی تابع ہے اور نظام الٰہی کی اتباع کرنا ہی اسلام ہے، صرف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ زبان سے کہہ دینا اسلام نہیں ہے بلکہ اسلام تو لا الٰہ الا اللہ کے معنی و حقیقت کی اتباع اور الوہیت اور قوامیت کی پیروی ہے اور محمد رسول اللہ جس منہاج زندگی کو لے کر آئے ہیں اس کو اپنی زندگیوں میں نافذ کرنا ہے، اس لیے اسلام صرف تصدیق قلبی کا نام نہیں ہو سکتا جس میں عملی تصدیق نہ ہو اور اسلام صرف عبادتوں اور ریاضتوں کا نام بھی نہیں ہو سکتا جب تک ان عبادات سے قلب مہذب نہ ہو اور اس میں تقویٰ الٰہی پیدا نہ ہو، اور یہ امور اس وقت انسانی زندگی پر اثر انداز نہیں ہو سکتے جب تک یہ ایک ایسے صاف ستھرے معاشرے میں انجام نہ دیے جائیں جس میں نظام الٰہی عملاً جلوہ گر ہو۔

تہدید و وعید

جو لوگ اسلام کو اس طرح قبول نہ کریں جس طرح اس کو اللہ سبحانہٗ نے پیش کیا ہے کیونکہ وہ ان کی خواہشوں کے مطابق نہیں ہے تو وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں کے انہیں اللہ سبحانہٗ نہ ہدایت دیں گے اور نہ معاف کریں گے۔

"خدا ایسے لوگوں کو کیوں کر ہدایت دے گا جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے اور پہلے اس بات کی گواہی دے چکے کہ یہ پیغمبر برحق ہے اور ان کے پاس دلائل بھی آ گئے اور خدا بے انصافوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر خدا کی اور فرشتوں کی اور سب انسانوں کی لعنت ہو۔ ہمیشہ اس لعنت میں گرفتار رہیں گے ان سے نہ تو عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔"

اس سخت تہدید سے ہر اس شخص کا دل لرز اٹھتا ہے جس کے دل میں ذرا سا بھی ایمان ہو، مگر اسلام توبہ کا دروازہ کھلا رکھتا ہے کہ جو شخص بھی چاہے توبہ کر لے اور عمل صالح کے ذریعے اس توبہ کو درست ثابت کر دے۔

"ہاں جنہوں نے اس کے بعد توبہ کر لی اور اپنی حالت درست کر لی تو خدا بخشنے والا مہربان ہے۔"

مگر جو لوگ جو توبہ نہ کریں بلکہ کفر پر جمے رہیں یہاں تک کہ توبہ کا وقت ہی ختم ہو جائے اور یوم حساب آ جائے تو پھر اگر وہ اپنے اس کفر کا کفارہ پوری روئے زمین کے برابر سونے کی شکل میں بھی دیں گے تو ان سے قبول نہ ہوگا۔

Marfat.com

"جو لوگ کافر ہوتے اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے وہ اگر نجات حاصل کرنی چاہیں (اور) بدلے میں زمین بھر سونا دیں تو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، ان لوگوں کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا اور ان کی کوئی مدد نہیں کرے گا۔"

چونکہ قیامت کے روز کافروں کے روئے زمین کے برابر دینے کا ذکر ہوا اس لیے اس مناسبت سے مسلمانوں کو اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی اہمیت بتائی جاتی ہے۔

"مومنو! جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمہیں عزیز ہیں (راہ خدا میں) صرف نہ کرو گے کبھی نیکی حاصل نہ کر سکو گے اور جو چیز تم صرف کرو گے خدا اس کو جانتا ہے۔"

مسلمان اس ہدایت الٰہی کے موافق بہترین مال راہ خدا میں خرچ کرتے تاکہ خدا کے یہاں اس کا بہترین بدلہ ملے۔

"حضرت ابو طلحہؓ انصار مدینہ میں سب سے زیادہ مالدار تھے، انہیں بیرحاء بہت محبوب تھا جو مسجد کے سامنے تھا۔ نبی پاکؐ وہاں تشریف لے جاتے اور پانی پیتے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی (لن تنالوا البر حتی تنفقوا) تو حضرت ابو طلحہ بولے، یا رسول اللہ، میرا محبوب مال بیرحاء ہے جسے میں راہ خدا میں خرچ کرتا ہوں اور اس کے ثواب کی امید رکھتا ہوں، تو آپ جو مناسب سمجھیں اس کا مصرف مقرر فرما دیں، نبی پاک نے ارشاد فرمایا واہ! واہ! یہ بڑا فائدہ مند ہے! تم اس کو اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔ ابو طلحہ بولے! جی ہاں یا رسول اللہ ایسا ہی کرتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے بیرحاء کو اپنے رشتہ داروں اور بنی اعمام میں تقسیم کر دیا۔"

"حضرت عمرؓ نے فرمایا، یا رسول اللہ مجھے خیبر میں جو حصہ ملا ہے اس سے بہترین مال مجھے کبھی نہیں ملا، آپ کا کیا حکم ہے، فرمایا: اصل اپنے پاس رکھو اور آمدنی راہ خدا میں دے دو۔"

غرض جوں ہی انفاق کے بارے میں اللہ سبحانہ نے ہدایت فرمائی۔ مومنین نے اس ہدایت کے مطابق اپنے بہترین اموال راہ خدا میں خرچ کیے اور اس انفاق کے ذریعے حب ذات، حب مال اور بخل سے بچنے کی عملی تربیت حاصل کی اور آخرت کے بہترین انعامات کا استحقاق حاصل فرمایا۔

Marfat.com

فہرست کتب مطبوعات اسلامی اکادمی اُردو بازار، لاہور۔ فون ۶۴۱۶۱

ابوداؤد شریف (مکمل تین جلدیں)
ریاض الصالحین (عربی)
ریاض الصالحین (اردو)
تفسیر ترجمان القرآن مکمل تین جلدیں
تفسیر فی ظلال القرآن مجلد
تاریخ فقہ اسلامی (اردو)
حیاۃ الصحابہؓ (اردو) مکمل
حجۃ اللہ البالغہ (اردو) مکمل
حیات طیبہ شاہ اسمٰعیل شہیدؒ
سنن نسائی شریف مکمل
صراطِ مستقیم (مجلد)
کتاب الوسیلہ (مجلد)
قرآن اور علمِ جدید (مجلد)
مؤطا امام مالکؒ (عربی اردو)
مفردات القرآن مجلد
نخبۃ الاحادیث (اردو، عربی)
موطا امام محمدؒ
المامون (شبلی نعمانی)
الغزالی (شبلی نعمانی)
ام الکتاب (تفسیر سورۃ فاتحہ)
اقبال، قائدِ اعظم اور مودودیؒ

ارواح ثلاثہ (یعنی حکایات الاولیاء)
اعمالِ قرآنی (مجلد پلاسٹک کور)
اسوہ حسنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ارکانِ اسلام
آئینہ نماز
مصباح اللغات
تاجدارِ مدینہ کی شہزادیاں
توحیدی نعتیں (حسبِ فرمائش)
تعلیم الاسلام (مکمل چار حصے)
تنبیہ الغافلین

تبلیغی کام
تعلیم العربیہ
جنّت کی کنجی (مجلد)
جنّت اور اس کی بہاریں
چھ باتیں
حقیقت شکر
حکایات الاولیاء
جزاء الاعمال
دینِ اسلام
داستان یوسف علیہ السلام

دوزخ کا کھٹکا (مجلد پلاسٹک کور)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں
سیرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
شفاء العلیل ترجمہ القول الجمیل
شہادت حسینؓ (ابوالکلام آزادؒ)
اللہ کے احکام (مجلد)
طبِّ روحانی (مجلد)
عہدِ نبویؐ کے میدانِ جنگ
عورتوں کی نماز (مجلد)
معرکہ اسلام اور جاہلیت
فضائل تہجد (مجلد)
فلاح دارین (مجلد)
فضائل مسواک
قصص القرآن (مکمل چار حصے)
کمالاتِ عزیزی (مجلد)
گناہوں کا بدلہ دنیا میں
میری نماز (مجلد)
مسلمان خاوند بیوی (مجلد)
مسنون دعائیں (مجلد)
نجوم القرآن لتخریج آیات القرآن
وسیلہ بزرگان (مجلد)

Marfat.com

تفسیر

ظلال القرآن

(اردو)

جلد اوّل

سید قطب شہید

اسلامی اکادمی
لاہور

Marfat.com